مجموعہ ہائے مکاتیبِ اقبال (تحقیقی مطالعہ، نتائج و سفارشات)

حافظ سیف اللہ خان پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اردو، بہاءالدین زکریا یونی ورسٹی، ملتان
ڈاکٹر محمد آصف ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو، بہاءالدین زکریا یونی ورسٹی، ملتان

ABSTRACT:

In the perspective of literary and intellectual and documentary and valuable significance, the editors,kings,politicians and statesman have been not only on the search of the letters of the pundits of literature but also bringing those letters for the public reading in book forms by their untiring efforts. The compilation of letters of Iqbal is necessary because they cover approximately 39 years of his life. These letters of Iqbal are also important because they reveal the personality of a person who left durable efforts on religion, philosophy, literature and politics. Despite these facts the letters of Iqbal are not given so much importance as they deserve. The poetry of Iqbal can be interpreted in the light of these letters, so the intellectual and literary value of the letters of Iqbal demands that they not only be compiled once again but also the perspective and background of each letter be interpreted and explained.

Key words:
Collection of the letters of iqbal, results, suggestions, recommendations, a researching, critical study.

کلیدی الفاظ: اقبال، مجموعہ ہائے مکاتیب اقبال (مرتبہ و مطبوعہ) کی مرتب و مدون روایت، تحقیقی مطالعہ، نتائج، تجاویز اور سفارشات

اقبال ہر دور کے سب سے بڑے آفاقی شاعر اور اسلام کی فکری، تہذیبی اور ثقافتی روایت کے ایک نمائندے اور تاریخ ساز شخصیت رہے ہیں۔ آپ اردو ادب کی ایک ایسی شخصیت ہیں جنہوں نے اردو ادب کی شعری و نثری سرمائے میں گراں قدر اضافہ کیا ہے۔ تاہم آپ نے شاعری کے علاوہ بعض ضروریات کے تحت مختلف احباب کو ہزاروں خطوط بھی لکھے اور ان خطوط میں کچھ تو خالصتاً نجی اور شخصی نوعیت کے ہیں جو آج اقبالیاتی ادب میں نہ صرف بیش بہا سرمایہ ہیں بلکہ کلیدی

اہمیت کے حامل بھی ہیں اور زیادہ تر خطوط ان کے گھریلو حالات، خیالات و معاملات، جذبات، خیالات و نظریات اور افکار کے متعلق مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اس لئے ڈاکٹر جمیل جالبی لکھتے ہیں:

> وہ لوگ جو اقبال کو صرف شاعری کے آئینے میں دیکھتے ہیں خود اقبال اور مطالعہ اقبال کے ساتھ زیادتی کرتے ہیں"۔ 1"

اقبال ایک کثیر المراسلت شخص تھے۔ اس لئے ان کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا اس میں وقت کے والیانہ ریاست سے لے کر ان کے گھریلو ملازم علی بخش تک سینکڑوں مکتوب الیہم کے نام ہیں چنانچہ ان کے لکھے ہوئے ڈیڑھ ہزار سے زائد خطوط اب تک دریافت ہو چکے ہیں تاہم ان دریافت شدہ خطوں میں پہلا خط محررہ 29 فروری 1899ء بنام احسن مارہروی ہے جو اقبال نے ۲۲ سال کی عمر میں بطور طالبعلم گورنمنٹ کالج لاہور کے ہاسٹل سے تحریر کیا اور آخری خط محررہ 19 اپریل 1938 بنام ممنون حسن ہے جو وفات سے صرف دو دن قبل تحریر کیا تھا۔ 2 لیکن انہوں نے 40 برس سے زائد عرصے پر پھیلی ہوئی اپنی زندگی میں عہد طالبعلمی سے لیکر وفات تک مذکورہ تعداد سے کئی گنا زیادہ خطوط تحریر کئے ہوں گے جن میں سے بہت سے استبداد زمانہ کے ہاتھوں کا شکار ہو گئے ہوں گے اور اب تک گمنامی کے گڑھے میں پڑے ہوں گے اگرچہ آخری چند برسوں میں کمزوری نظر کی وجہ سے بقلم خود جواب تحریر کرنے سے قاصر ہو گئے تو املاء کرا کے آخر میں دستخط ثبت فرما دیتے۔ خطوط اقبال کے کاتبین میں منشی طاہر الدین، میاں محمد شفیع، ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی، سید نذیر نیازی، مس ڈورانٹ اور جاوید اقبال شامل ہیں۔ 3

بہر حال مکاتیب اقبال کی کل تعداد کا حتمی تعین آسان ہی نہیں بلکہ نہ ممکن ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اقبال کے لاتعداد خطوط ظالم سماج کے ہاتھوں تلف ہو گئے نواب مشتاق احمد خان کا بیان ہے کہ ان کے والد مرحوم نواب زاد یافخر یار جنگ (سابق وزیر مالیات حکومت آسفیہ اسلامیہ حیدر آباد) کے نام اقبال کے خطوط حیدر آباد پر بھارتی یلغار کے وقت ضائع ہو گئے 4 اسی طرح مولانا گرامی کے نام اقبال کا ایک خط ایک بسکٹ فروش کی دوکان سے پوڑیا کی صورت میں دستیاب ہوا۔ 5 عطیہ فیضی کے نام اقبال کے بہت سے خطوط بھی تغافل یا مصلحت کی نظر ہو گئے۔ 6 اس کا قیاس کرنا مشکل نہیں کہ صریحاً اقبال کے سینکڑوں خطوط مکتوب الیہم کی بے احتیاطی، بعض دوسری وجوہ سے ضائع ہو چکے ہیں۔ مکاتیب اقبال کی درست تعداد کا تعین اس لئے بھی مشکل ہے کہ متعدد مطبوعہ و غیر مطبوعہ خطوط پرانے اخبارات اور رسائل کے فائلوں میں دب کر گویا معدوم

ہو گئے لیکن مکاتیب کی دریافت کا سلسلہ اب تک جاری و ساری ہے چنانچہ بعض افراد اور اداروں کے پاس اقبال کے غیر مطبوعہ خطوط ابھی تک موجود ہوں گے۔

یہ خطوط اس لئے گراں قدر اہمیت کے حامل ہیں کہ ان میں اقبال سے زندگی اور ادب معاشرت کے اکثر و بیشتر بڑے بڑے امسال پر اظہار خیال کیا ہے۔ان سے اقبال کے فارسی، اردو شعری مجموعہ کلام،ان کی ادبی زندگی،ان کے ذاتی مشاغلات، ان کی تفریقی از سر گرمیوں اور دلچسپیوں وغیرہ کا پتہ چلتا ہے البتہ جو لوگ ان خطوط میں سنسنی خیز واقعات، حدیث مئے یکدہ اور بادہ شبانہ تلاش کرتے ہیں۔ وہ صریحاً مایوس ہوں گے مگر تاہم ایسا ہر گز نہیں کہ اقبال کی زندگی میں یہ واقعات رونما ہوئے ہی نہ ہوں مگر ان توجیحات کی وہاں وہ اہمیت و وقعت نہیں جو بعض مریض ذہنوں کو نظر آتی ہے۔ یہ خطوط ایک ایسے شاعر کی تراجمانی کرتے ہیں جو باوجود بہت بڑا شاعر ہونے کے مشاعرے کو یا محض شاعری کو کوئی اہمیت مسلمہ نہیں دیتا اور اپنے آپ کو ان معنوں میں شاعر بھی تسلیم نہیں کرتا ہے۔ جیسا کہ محررہ 10/اکتوبر 1919ء سید سلمان ندوی کو لکھتے ہیں:

> ''شاعری میں لٹریچر بحیثیت لٹریچر کے کبھی بھی میرا مطمع نظر نہیں رہا کہ فن کی باریکیوں کی طرف متوجہ کرنے کے لئے وقت نہیں مقصد صرف یہ ہے کہ خیالات میں انقلاب پیدا ہو اور بس اس بات کو مد نظر رکھ کر جن خیالات کو مفید سمجھتا ہوں ان کو ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ 7

اقبال کے خطوط ایسا بنیادی سرمایہ ہیں جن کے توسط سے اقبال کی شخصیت کے متعدد مخفی پہلو جلوہ گر ہو کر ہمارے سامنے آتے ہیں۔ چنانچہ ایک جگہ انہوں نے خود لکھا:

> ''شاعر کے لٹریری اور پرائیویٹ خطوط سے اس کے کلام پر روشنی پڑتی ہے اور اعلیٰ درجے کے شعراء کے خطوط شائع کرنا لٹریری اعتبار سے مفید ہے''۔ 8

چنانچہ ان کا یہ قول کسی اور سے زیادہ خود ان کے اپنے مکاتیب پر صادق آتا ہے اس کے متعلق عبداللہ قریشی رقمطراز ہیں کہ؛

> ''حضرت علامہ کے ہمہ گیر شخصیت کے گوناگوں پہلوؤں کو سمجھنے کے لئے ان کے نجی اور ذاتی خطوط کے عظیم سرمائے کو سب سے اہم بنیادی حیثیت حاصل ہے''۔ 9

شاعری کی طرح اقبال کے خطوط میں بھی وسیع تنوع ہے۔ان میں مختلف علمی،ادبی، فکری اور مذہبی عنوانات زیر بحث آتے ہیں اور ایسے موضوعات بھی جو اقبال کے تحت الشعور میں تو تھے مگر شاعری میں کسی مناسب عنوان سے ظاہر نہ ہو سکے تھے۔اس سلسلے میں رفیع الدین ہاشمی لکھتے ہیں:

> ''خطوط میں اقبال نے مختلف علمی، معاشی اور فلسفیانہ مسائل پر بحث کی ہے اور اپنے مکتوب الیہم کے ساتھ قرآن، حدیث، فقہ، تصوف اور دین شریعت کے مختلف پہلوؤں پر اظہار خیال کیا ہے۔ متعدد خطوط میں اپنے بعض نظریات و تصورات مثلاً نظریہ خودی، تصور شاہین، تصوف و اجتہاد وغیرہ کی وضاحت کی ہے نیز انہوں نے خطوط میں جابجا اپنے اشعار وافکار کی تشریح بھی کی ہے''۔10؎

جہاں تک مجموعہ ہائے مکاتیب اقبال کی مرتب و مدون روایت کا تعلق ہے تو بدقسمتی سے اقبال کی اپنی حیات میں مکاتیب اقبال کا کوئی مجموعہ طبع نہیں ہوا البتہ خواجہ حسن نظامی نے اپنی تصنیف ''اتالیق خطوط نویسی''میں سب سے پہلے اقبال کے دس پندرہ خطوط شائع کئے تاہم اس تصنیف کی نوعیت درسی کتاب سے زیادہ کی نہ تھی۔اس تصنیف سے خواجہ صاحب کا مقصد خطوط نویسی کی تعلیم تھا11؎ چنانچہ وفات اقبال کے چند برس بعد سب سے پہلا مجموعہ مکاتیب 1946ء میں ''شاد اقبال'' کے عنوان سے منظر عام پر آیا اور اس کے بعد ہنوز یہ سلسلے جاری و ساری ہیں۔اب تک مجموعہ ہائے مکاتیب اقبال کے بہت سے مجموعے شائع ہو چکے ہیں جن میں سے کچھ تو مستقل حیثیت رکھتے ہیں اور کچھ تکراری مجموعے ہیں جن میں زیادہ تر انہی خطوط کی تکرار ہے جو مستقل مجموعوں میں بھی طبع ہو چکے ہیں لہذا ذیل میں بلحاظ سنین وار مستقل مجموعوں کی تدوینی روایت مختصر بیان کی جاتی ہے:

1۔ **شاد اقبال:**۔ڈاکٹر محی الدین قادری زور کا مرتبہ کردہ یہ مجموعہ پہلی مرتبہ 1942ء میں اعظم سٹیم پریس دکن سے طبع ہوا۔اس میں اقبال کے مہاراجا کشن پر شاد مدار المہام حیدرآباد دکن کے نام 9۴ خطوط شامل ہیں۔اور جواب میں مہاراجہ کے 52 خطوط جو اقبال کو لکھے تھے شامل مجموعہ ہیں۔

2۔ **Letters of Iqbal to Jinnah**:۔محمد شریف طوسی کا مرتب کردہ یہ مجموعہ اقبال کے انگریزی مجموعوں میں مختصر ترین مجموعہ خطوط ہے جس میں جناح کے نام کل 13 خطوط لکھے گئے تھے۔البتہ سید مشتاق احمد چشتی نے اس کا اردو ترجمہ بہ عنوان "اقبال کے خطوط جناح کے نام" سے پہلی مرتبہ 1943ء میں حیدرآباد دکن سے طبع کیا یہ

مجموعہ خطوط نہ صرف آج تک نایاب ہے بلکہ چونکا دینے والی بات یہ بھی ہے کہ اقبالیاتی کتب میں اس مجموعے کا کہیں ذکر تک نہیں تاہم چند خطوط کے اضافوں کے ساتھ اس کے اردو اور انگریزی زبان میں مزید ایڈیشنز لاہور کے مشہور ناشر شیخ محمد اشرف کے زیر اہتمام بالترتیب1943ء، 1944ء،1956ء، 1963ء، 1968ء اور1974ء میں بھی طبع ہوئے۔ بعد ازاں اسے مختلف مولفین حمید اللہ شاہ ہاشمی، جہانگیر عالم، عبدالرحمن سعید نفیسی اور بھارت کے منظر عباس نقوی نے بھی طبع کیا۔

3۔ **اقبال نامہ (حصہ اول):**۔ ہیلے کالج آف کامرس شعبہ ایم اے معاشیات کے استاد شیخ عطاءاللہ کا مرتب کردہ یہ مجموعہ 1944ء میں پہلی بار شیخ محمد اشرف تاجر کتب کشمیری بازار لاہور سے طبع ہوا۔ اس میں 266 خطوط شامل ہیں جو 54 مکتوب الیہم کو لکھے گئے تھے۔ اس اشاعت کے چند نسخوں میں تھوڑی بہت ترمیم و تنسیخ کر کے کچھ صفحات تبدیل کر دیئے گئے۔ اس میں بعض انگریزی خطوط کے اردو تراجم بھی تحریر کئے گئے ہیں بعض خطوط اخبارات و جرائد سے نقل کئے گئے اس کا اب تک کوئی دوسرا ایڈیشن طبع نہیں ہوا۔

4۔ **Iqbal's Letters to Attiya Begumm**:۔ اقبال پر عطیہ بیگم کی یہ کتاب بمبئی سے 1947ء میں پہلی بار انگریزی زبان میں طبع ہوئی دراصل یہ ایک مونو گراف ہے جس میں عطیہ بیگم نے اقبال کی زندگی کے حالات و واقعات کو خطوط کی روشنی مین بیان کیا ہے۔ اس میں اقبال کے 10 دست نوشت کی عکسی نقول بھی طبع ہوئیں۔ ضیاالدین برنی نے اس کا پہلا مناسب اردو ترجمہ 1956ء میں کیا۔

5۔**اقبال نامہ (حصہ دوئم):**۔ استاد شیخ عطاءاللہ کا مرتب کردہ یہ مجموعہ 1951ء میں پہلی بار شیخ محمد اشرف تاجر کتب کشمیری بازار سے لاہور طبع ہوا۔ اس میں اقبال کے 187 خطوط ہیں جو 43 مکتوب الیہم کے نام لکھے گئے تھے اور اس کا انتساب اقبال کے استاد شمس العلماء مولانا سید میر حسن کے نام ہے۔

6 ۔ **مکاتیب اقبال خان محمد نیاز الدین خان:**۔ بزم اقبال لاہور کے زیر اہتمام یہ مرتبہ مجموعہ 79 خطوط پر مشتمل ہے یہ جملہ خطوط انہوں نے بستی دانشمنداں (جالندھر) کے ایک ہی مکتوب الیہ رئیس اور علم دوست محمد نیاز الدین خان کے نام لکھے اگرچہ اس مجموعے کے سرورق یا مقام اشاعت والی جگہ پر کہیں بھی تاریخ و سن درج نہیں البتہ جسٹس ایس اے رحمان کی تاریخ تصدیق (۸ جولائی 1954ء) سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مجموعہ 1954 میں طبع ہوا ہوگا سب مرتبین و مدونین نے اسی تاریخ پر ہی اکتفا کیا ہے یہ مجموعہ باریک نسخ ٹائپ میں طبع شدہ ہے اور چند خطوں کے عکس نقول بھی شامل اشاعت ہیں

7۔ **مکتوبات اقبال بنام سید نذیر نیازی:۔** زیر تبصرہ مجموعہ اقبال اکادمی لاہور کے تعاون سے 1957ء میں پہلی بار طبع ہوا۔ یہ مجموعہ ان 182 خطوط پر مشتمل ہے جو علامہ نے سید نذیر نیازی کے نام تحریر کئے۔ اسے مجموعہ ہائے مکاتیب اقبال میں اس لئے برتری حاصل ہے کہ نیازی صاحب نے مختصر حواشی کا التزام برتا اور متن میں تشنہ طلب امور کی وضاحت کر دی نیز مباحث اور موضوعات کے عنوانات قائم کر کے خطوط کی اہمیت وافادیت دو گنی کر دی ہے۔

8۔ **انوار اقبال:۔** بشیر احمد ڈار کی مرتب کردہ یہ کتاب اگرچہ خطوط کا مجموعہ نہیں چونکہ اس کتاب میں خطوط، متفرق خطوط کے علاوہ تقاریظ اور مضامین روداد سفر، مدارس، بزم آخر، (تقاریظ خطوط، مضامین، بیانات، اقبال کا ابتدائی کلام) کے زیر عنوان دیگر تحریریں بھی شامل کی گئی ہیں البتہ اس میں علامہ اقبال کے 183 خطوط ہیں جو کہ اردو زبان میں ہیں اور وہ مختلف مکتوب الیہم کے نام لکھے گئے ہیں اس لئے یقیناً اسے مجموعہ مکاتیب اقبال شمار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور ان جملہ خطوط میں اقبال کے لکھے ہوئے فارسی کے دو خطوط بنام سعید شامل مجموعہ ہیں۔ اقبال کے تمام ذخیرہ مکاتیب میں غالباً یہی دو خطوط ایسے ہیں جو انہوں نے فارسی میں لکھے ہوئے ہیں۔

Letters and Writting of Iqbal ۔9

بشیر احمد ڈار کا مرتب کردہ یہ مجموعہ اقبال اکادمی لاہور کے تعاون سے 1967ء میں طبع ہوا۔ اس میں 43 خطوط شامل ہیں جو مختلف مکتوب الیہم کے نام تحریر کئے گئے ہیں لہذا اس مجموعے کے ذریعے پہلی مرتبہ انگریزی خطوط منظر عام پر آئے البتہ ان میں سے 26 خطوط کا اردو ترجمہ پہلے طبع ہو چکا تھا اور اس مجموعہ مکاتیب کے متعلق مرتب نے پیش لفظ میں یہ دعویٰ کیا ہے؛

> The Present Collection however Gries only what has so for not appeared in any Collection of Iqbal Writtings. ؎12

10۔ **مکاتیب اقبال بنام گرامی:۔** محمد عبداللہ قریشی کا مرتب کردہ یہ مجموعہ بزم اقبال لاہور کے زیر اہتمام 1969ء میں شائع ہوا۔ اس میں غلام قادر گرامی جالندھری کے نام لکھے گئے اقبال کے 90 خطوط شامل ہیں ویسے تو اقبال اور مولانا گرامی کے مابین خط و کتابت کا دور قریباً اٹھارہ انیس برس تک کا ہے تاہم زیادہ تر خطوط 1917ء سے 1922ء میں تحریر کئے گئے. حواشی اور تعلیقات نے اس مجموعہ مکاتیب کو معلومات افزا بنا دیا ہے۔

11۔ **خطوط اقبال:**۔ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کا مرتب کردہ یہ مجموعہ اول بار 1976ء میں مکتبہ خیابان ادب لاہور سے طبع ہوا۔ یہ مجموعہ علامہ اقبال کے ان ۱۱۱ غیر مدون مکاتیب پر مشتمل ہے جو 77 مکتوب الیہم کے نام لکھے گئے۔اور یہ خطوط کسی اور مجموعہ میں ہر گز شامل نہیں اور اگر کہیں موجود ہیں بھی تو ان کا متن ناقص، ادھورا اور غلط ہے البتہ ان ۱۱۱ خطوط میں سے اردو کے 91، انگریزی کے 19 اور عربی کا ایک خط شامل ہے تاہم انگریزی اور عربی خطوط کے نقل متن کے ساتھ ساتھ ترجمہ بھی شامل اشاعت ہے۔ مجموعہ ہائے مکاتیب اقبال کے دیگر مرتبین و مدونین کے برعکس زیر نظر مجموعہ کے مرتب رفیع الدین ہاشمی کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس نے ہر خط سے پہلے مکتوب الیہ کا مختصر سا تعارف پیش کیا ہے اور ساتھ خطوط کے متون میں وضاحت طلب امور کے متعلق حتی المقدور ماخذ اور حواشی و تعلیقات بیان کرنے کی بہترین کاوش کی گئی ہے۔

12۔ **خطوط اقبال بنام بیگم گرامی:**۔ حمید اللہ ہاشمی کا مرتب کیا ہوا یہ مجموعہ محبوب بک ڈپو فیصل آباد سے طبع ہو کر پہلی بار 1978ء میں منظر عام پر آیا۔ مجموعہ ہائے مکاتیب اقبال کے اردو انگریزی، مجموعوں میں مختصر ترین مجموعہ ہے اس میں مکتوب نگار اقبال کے کل ۹ خطوط شامل ہیں جن میں سے ۸ خط مکتوب الیہ بیگم گرامی کے نام لکھے گئے ہیں اور ایک خط مولانا غلام قادر گرامی کے نام تحریر کیا گیا ہے۔ اگرچہ ضخامت میں کم ہونے کے باوجود یہ مجموعہ گراں قدر اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس میں شامل خطوط علمی و ادبی مباحث کا بیش بہا خزانہ ہیں۔

13۔ **Letters of iqbal** بشیر احمد ڈار کا مرتب کردہ یہ مجموعہ پہلی بار 1978ء میں لاہور سے طبع ہو کر منظر عام پر آیا۔ یہ مجموعہ اقبال کے کل 103 انگریزی خطوط پر مشتمل ہے جو مختلف مکتوب الیہم کے نام تحریر کئے گئے تاہم اگر اسے اقبال کے دیگر انگریزی مجموعوں کی توسیع اور اضافہ شدہ کڑی کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا کیونکہ اس میں Letters and writing of Iqbal والے تریالیس (43) خطوط اور اقبال کے نسبتاً دو کم ضخیم مجموعوں Iqbal letters to Jinnah اور Iqbal letters to Attiya Begum والے خطوط بھی ضم کر دیئے گئے تاہم ان مجموعے کے اندراجات میں خطوط کے علاوہ بعض دیگر غیر ضروری تحریروں کو نکال دیا تھا چنانچہ اس طرح اس کتاب کی نوعیت خالصتاً مجموعہ مکاتیب کی ہو جاتی ہے۔

14۔ **اقبالِ جہان دیگر:**۔ زیر مطالعہ مجموعہ فرید الحق ایڈووکیٹ کا مرتب کردہ ہے جو پہلی مرتبہ کراچی کے نامور گردیزی پبلیکشنز کے تعاون سے 1983ء میں طبع ہوا۔ تاہم مجموعہ ہذا کو راغب احسن (1906ء۔1957ء) کے نام مطبوعہ اور

غیر مطبوعہ مجموعہ مکاتیب کے حوالے سے پیش کیا گیا ہے مگر ایسا ہرگز نہیں کیونکہ مجموعہ میں موجود کل ۴۴ مکاتیب میں سے خط نمبر ابنام انوری بیگم ہے۔اسی طرح خط نمبر ۳۳ راغب احسن کی بجائے، بمطابق پروفیسر محمد ظفر حجازی، مولانا شیخ داؤدی کے نام لکھا گیا تھا۔اس طرح راغب احسن کے نام مکاتیب کی تعداد ۲۴ ہو جاتی ہے۔ان تمام خطوط کا ذخیرہ محمد فرید الحق کے پاس محفوظ ہے۔

15۔ **اقبال بنام شاد:۔** محمد عبداللہ قریشی کا مرتب کردہ یہ مجموعہ بزم اقبال لاہور کے تعاون سے پہلی بار 1986ء میں طبع ہو کر منظر عام پر آیا۔ یہ دراصل محی الدین قادری زور کے مرتبہ مجموعے ''شاد اقبال'' کی ہی توسیع واضافہ شدہ صورت ہے۔ دراصل محمد عبداللہ قریشی نے مجلس ترقی ادب کے مجلے صحیفہ (اقبال نمبر اول) مشمولہ نوادر اقبال (غیر مطبوعہ خطوط) میں اقبال کے شاد کے نام 50 خطوط اور ''شاد اقبال'' والی مراسلت کے 49 خطوط اور شاد کے اقبال کے نام لکھے گئے 52 خطوط کو یکجا کر کے جملہ ۱۵۱ خطوط کو یکجا کر کے کتابی شکل میں ''اقبال بنام شاد'' کے عنوان سے مرتب کیا۔13

16۔ **مکتوبات اقبال بنام چودھری محمد حسین:۔** چودھری محمد حسین کے پوتے ثاقب نفیس کا مرتب کردہ یہ مجموعہ الوقار پبلی کیشنز لاہور کے تعاون سے طبع ہو کر پہلی بار 1988ء میں منظر عام پر آیا اگرچہ اس میں اقبال کے 20 غیر مطبوعہ خطوط شامل ہیں مگر اس کے علاوہ 25 خطوط کلیات مکاتیب اقبال کی جلد چہارم میں بھی شامل ہیں۔ گویا اس طرح اقبال کل تقریباً 45 خطوط چودھری محمد حسین کے نام ملتے ہیں۔ان خطوط کا عرصہ تحریر 1923ء سے 1936ء کے اواخر تک کا ہے۔

17 ۔ **کلیات مکاتیب اقبال (جلد اول):۔** سید مظفر حسین برنی کی مرتبہ کلیات مکاتیب اقبال جلد اول اردو اکادمی دہلی کے زیر اہتمام طبع ہو کر 1989ء میں پہلی بار منظر عام پر آیا۔ اس جلد میں فروری 1899ء سے لے کر 29 دسمبر 1918ء تک کے خطوط شامل ہیں۔ زیر نظر جلد میں خطوط کی کل تعداد 321 بنتی ہے اور یہ جملہ خطوط مجموعہ ہائے مکاتیب اقبال میں بھی شامل ہیں۔

18۔ **کلیات مکاتیب اقبال (جلد دوم):۔** سید مظفر حسین برنی کی مرتب کردہ یہ جلد اردو اکادمی دہلی کے تعاون سے پہلی بار ۱۹۹۱ء میں شائع ہوئی۔ زیر تبصرہ جلد میں شامل خطوط کا زمانہ تحریر یکم جنوری 1919ء سے 21 دسمبر 1928ء تک کا ہے۔ان کی کل تعداد 436 ہے، ان جملہ خطوط میں ایک خط غیر مطبوعہ ہے اور چھ خطوط ایسے بھی ہیں جو ابھی تک کسی بھی مجموعہ ہائے مکاتیب میں شامل نہیں ہوئے۔

19۔ کلیات مکاتیب اقبال (جلد سوم):۔سید مظفر حسین برنی کی مرتبہ جلد سوم پہلی بار 1993ء میں شائع ہوئی۔زیر جائزہ جلد میں 1929ء سے لے کر 1934ء کے آخر تک کے خطوط شامل ہیں زیر جائزہ جلد میں بشمول ضمیمہ کے ایک خط سمیت کل 412 خطوط شامل ہیں زیر جائزہ جلد میں 14 غیر مطبوعہ خطوط بھی شامل ہیں اور 15 خطوط غیر مدون ہیں جو کسی بھی مجموعے میں شامل نہیں ہوئے۔

20۔ کلیات مکاتیب اقبال (جلد چہارم):۔زیر جائزہ جلد میں 1935ء سے ۲ اپریل 1938ء تک کے کل 365 خطوط شامل ہیں۔ان میں سے 38 غیر مدون اور ۲۲ غیر مطبوعہ ہیں 80 خطوط انگریزی اور ایک عربی زبان میں ہے جن کے تراجم اس جلد میں شامل ہیں۔

اگرچہ کلیات مکاتیب اقبال کے مرتب انگریزی خطوط پر مشتمل پانچویں جلد کی اشاعت کی خواہش بھی رکھتے تھے تاہم پانچویں جلد کی اشاعت عمل میں نہ آ سکی۔

21۔ اقبالنامہ یک جلدی اشاعت:۔پروفیسر شیخ عطاء اللہ کے بیٹے مختار مسعود نے یہ مجموعہ اقبال اکادمی پاکستان لاہور کے زیر اہتمام پہلی مرتبہ یک جلدی صورت میں 2005ء میں طبع کیا۔زیر بحث مجموعہ کوئی الگ سے نیا مجموعہ خطوط نہیں بلکہ اپنے والد شیخ عطاءاللہ کے مرتبہ اقبال نامہ (جلد اول و دوم) کی طبع نو تصحیح و ترمیم شدہ صورت ہے اس مجموعے کی سرورق کی پشت پر یہ عبارت تحریر ہے کہ اقبالنامہ کی اس یک جلدی اشاعت کے لئے جناب ڈاکٹر تحسین فراقی کی تحقیق و تصحیح کو متن کی بنیاد بنایا گیا ہے۔14

مندرجہ بالا مجموعہ ہائے مکاتیب اقبال میں سے بیشتر کے تو بعد ازاں بے شمار ایڈیشن بھی طبع ہوئے جن میں سے کچھ میں خطوط کی تعداد میں بھی اضافہ کیا گیا-ان بنیادی مجموعوں کے علاوہ اقبال کے خطوط مختلف مجلات،ادبی رسائل میں مقالات کی صورت میں بھی طبع ہوتے رہے ہیں۔ متون خطوط اقبال کی صحت اور انکی تحقیقی تدوین نہ صرف اقبالیات کا ایک نہایت اہم شعبہ ہے بلکہ نازک ترین مسئلہ بھی ہے اگر مجموعہ ہائے مکاتیب اقبال کی مرتب و مدون روایت پر ایک نظر ڈالی جائے تو کچھ مسائل ایسے بھی ملتے ہیں جو مختلف پہلوؤں کے ساتھ تقریباً تمام مجموعوں میں یکساں ہیں۔

پہلا مسئلہ نقل نویسی کا جو سب سے زیادہ اہم اور ضروری ہے مجوعہ ہائے مکاتیب اقبال کا کوئی مجموعہ بھی اس عیب سے پاک نہیں ہے حالانکہ تدوین مکاتیب میں صحت متن کی اہمیت کلیدی ہے باوجود اس کے تاحال کوئی ایسا مجموعہ منظر عام پر نہیں آیا جس میں کوئی خامی موجود نہ ہو۔ نقل نویسی کے لیے یہ ناگزیر ہے کہ اصل کو ہر حال میں برقرار رکھا جائے اگر کسی طرح کی

کوئی کمی بیشی مقصود ہو تو پھر پاورقی حواشی میں اس کی وضاحت کی جائے لکھی واضافہ کیوں کیا گیا اور اصل سے انحرافات اک کیا سبب تھا۔

دوسرا مسئلہ مکتوب الیہم کے تعین میں مغالطے کا ہے جو کہ صریحاً یہ بہت بڑی غلطی بھی ہے اگرچہ اس کا تعین بڑی جانکاہی چاہتا ہے حالانکہ بعض خطوط کے متون کے مطالعہ سے مکتوب الیہم کی نشاندہی بڑی واضح طریقے سے ہو جاتی ہے مگر مرتبین نے اس معاملے میں بھی سہل پسندی سے کام لیا ہے۔

تیسرا اہم مسئلہ درست تاریخوں کا ہے۔ مکاتیب اقبال کے مجموعوں میں کئی خطوط کی تاریخوں کے تعین میں مغالطہ ہوا ہے ناقل اور خوش نویس کی بے احتیاطی سے متعدد خطوط کی تاریخیں غلط درج ہو گئیں اور پھر یہ سلسلہ چلتا رہا ڈاکٹر صابر کلوری نے ''اشاریہ مکاتیب اقبال'' میں متعدد خطوط کی تاریخیں درج کی ہیں اس کے علاوہ انہوں نے کئی مقالات میں بھی اس حوالے بحث کی ہے۔ ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار نے اپنی تصنیف ''اقبال ایک مطالعہ'' میں بھی ایک مضمون میں کئی خطوط کی تاریخوں کا تعین اور درستی کی کوشش کی اس کے علاوہ اقبال تاریخ لکھتے وقت ''سن'' کی علامت کا بھی خیال رکھتے تھے تاہم زیادہ تر مجموعوں میں اس بات کا خیال نہیں رکھا گیا۔ تاہم زیادہ تر مجموعوں میں اس بات کا خیال نہیں رکھا گیا مزید برآں اقبال کے اصل خطوط میں تاریخ کے ضمن میں پورا سن شاید ہی کسی خط میں لکھا ہو ورنہ پہلے دو ہندسے ہی لکھے ملتے ہیں۔

چوتھا مسئلہ املائی تغیرات کا ہے جو تقریباً سبھی مجموعوں میں یکساں موجود ہیں نقل متن میں املا کے متعلق بہت احتیاط کی ضرورت ہے متن میں جو املا اختیار کیا گیا ہو نقل میں اسے برقرار رکھا جائے۔ زیادہ تر مجموعوں میں رائج املا ہی اختیار کیا گیا ہے اقبال کے املا کی پیروی کم ہی کی گئی ہے۔ بعض مجموعوں میں دونوں طریقے اختیار کئے گئے ہیں کبھی رائج املا کو اختیار کیا گیا ہے اور کبھی اقبال کے املا کو۔ اقبال اپنے نام کے جزو ''محمد'' پر ''ؐ'' کی علامت بالخصوص لکھتے تھے لیکن زیادہ تر مجموعوں میں نقل متن کے عمل میں اس بات کا خیال نہیں رکھا گیا۔

پانچواں مسئلہ حذف واضافے کا ہے جو نقل متن میں گراں قدر اہمیت کا حامل ہے نقل نویسی کے دوران بعض مقامات پر اگر الفاظ پڑھنے میں دقت محسوس ہو یا کسی اور سبب سے (کرم خوردگی دھبوں کے سبب) الفاظ موجود نہ ہوں تو اس جگہ کو خالی چھوڑ دیا جاتا ہے اور اس جگہ چند نقطے ڈال دیئے جاتے ہیں اور حاشیئے میں یہ وضاحت کر دی جاتی ہے کہ اس مقام پر الفاظ ٹھیک طرح سے پڑھے نہیں جا سکے کرم خوردہ ہیں وغیرہ

چھٹواں مسئلہ خطوط میں موجود اشعار کو بیشتر مقامات پر غلط تحریر کیا گیا ہے لہذا انہیں درست تحریر کرنا تو درکنار ان کی تخریج بھی نہیں کی گئی حتٰی کہ فارسی اشعار کا ترجمہ بھی شامل حواشی نہیں کیا گیا

ساتواں مسئلہ تراجم کا ہے۔ انگریزی اور جرمن خطوط کے اردو ترجمے میں جگہ جگہ اغلاط در آئی ہیں کئی مقامات پر خطوط کی عبارت کے کچھ حصوں کا ترجمہ شامل نہیں ہو سکا۔ کئی مقامات پر ترجمہ اقبال کے مدعا کے مطابق نہیں ہے۔۔

آٹھواں مسئلہ حواشی اور تعلیقات کے ضمن میں ہے آغاز میں جو مجموعے مرتب کئے گئے ان میں اگرچہ اس امر کا خیال نہیں رکھا گیا تاہم بعد میں جو مجموعے سامنے آئے ان میں اس پہلو کو خاصی اہمیت دی گئی۔ محمد عبداللہ قریشی نے اقبال بنام شاد، مکاتیب اقبال بنام مولانا گرامی جیسے گراں قدر مجموعے مرتب کئے جن میں موصوف نے نہایت عالمانہ حواشی و تعلیقات لکھے۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے ''خطوط اقبال'' میں بہت گراں قدر حواشی و تعلیقات لکھے تاہم محمد عبداللہ قریشی کے لکھے گئے اکثر تعلیقات بہت طویل ہیں اور ان میں متعدد غیر موزوں تفصیلات شامل ہیں۔ ہاشمی صاحب کی حاشیہ نگاری اور تعلیقات نویسی کافی متوازن ہے۔

نواں مسئلہ عکسی نقول کا ہے جو تدوین متن میں کلیدی اہمیت کے حامل ہیں۔ کچھ مجموعوں میں عکسی نقول کی شمولیت کا اہتمام کیا گیا ہے جبکہ زیادہ تر مجموعوں میں عکسی نقول فراہم نہیں کی گئیں۔ ''اخلاق نامے'' مرتبہ ڈاکٹر اخلاق اثر، دوسرا ایڈیشن 1990ء ''مکاتیب اقبال بنام چوہدری محمد حسین'' مرتبہ ثاقب نفیس اور ''اقبال اور عبدالحق'' مرتبہ ڈاکٹر ممتاز حسن کے علاوہ دیگر مجموعوں میں عکسی نقول کی شمولیت پر زور نہیں دیا گیا۔

دسواں مسئلہ خطوط میں ماخذات کی کمی کا ہے جو بری طرح کھٹکتی ہے۔ خطوط کے ماخذات کی نشاندہی بھی تدوین مکاتیب کا اہم حصہ ہے تاہم اس حوالے سے بھی مجموعہ ہائے مکاتیب اقبال کے مطبوعہ مجموعوں میں اکثر مقامات پر مایوسی کا سامنا ہی کرنا پڑتا ہے اگرچہ کچھ مجموعوں میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے تاہم اکثر مجموعوں میں اس حوالے سے کوئی خاطر خواہ اہتمام نہیں ملتا۔ اس حوالے سے ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کا مرتبہ مجموعہ ''خطوط اقبال'' ایک قابل تحسین مثال ہے۔

گیارھواں مسئلہ جعلی اور وضعی کا خطوط ہے جن خطوط کے بارے میں ابہام یا شک پایا جاتا ہے جیسا کہ لمعہ حیدر آبادی کے نام اقبال کے وہ تمام خطوط شامل کر دیئے گئے ہیں جن کے بارے میں متحقق ہو چکا ہے کہ وہ وضعی اور جعلی ہیں یا ان میں متعدد مقامات پر تحریف کی گئی ہے۔ نظر حیدر آبادی، ایم ڈی تاثیر مرحوم [15]، سید عبدالواحد معینی [16] اور ماسٹر اختر وغیرہ نے اگرچہ ان کے جعلی ہونے کے بارے میں بڑے پر زور دلائل دیئے ہیں تاہم مرتب مجموعہ نے ان سب کے

دلائل کو پس پشت ڈال دیا۔ محققین اقبال پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس ابہام یا شق کو رفع کریں فی الواقع وہ خطوط اگر جعلی ہوں تو انہیں مکاتیب اقبال سے خارج کیا جائے۔

بارھواں مسئلہ رموز و اوقاف کا ہے کسی بھی کتاب کی ترتیب و تدوین میں رموز واوقاف کا خیال رکھنا بہت ضروری ہوتا ہے۔تاہم زیر جائزہ مجموعوں میں اس کا بہت کم اہتمام کیا گیا۔ مرتبین نے اپنی مرضی کے موافق رموز واوقاف کا استعمال کیا ہے۔ نقل کو اصل کے موافق کرنے کے لئے بھی رموز واوقاف والی علامتوں کا استعمال نہایت ضروری ہوتا ہے لیکن بے احتیاطی اور تساحل پسندی سے کام لیتے ہوئے ان علامتوں کا خیال نہیں رکھا گیا

تیرھواں مسئلہ پیرا گرافنگ کا ہے چونکہ علامہ اقبال خطوط میں پیرا گرافنگ کا خیال رکھتے تھے لیکن مجموعہ ہائے مکاتیب اقبال میں اس کا اہتمام نہیں کیا گیا مرتبین و مدونین نے اپنی خواہش کے مطابق پیرا گرافنگ کی ہے حتیٰ کہ بعض پیرا گراف نظر انداز کر کے عبارت مسلسل کر دی ہے

چودھواں مسئلہ کتابیات کا ہے، کتابیات والے حصے میں متعدد جھول ہیں بعض مقامات پر کتابوں کے نام غلط لکھے گئے ہیں بعض مقامات پر کتابوں کے مصنفین کے نام غلط لکھے ہیں یا نامکمل ہیں نیز ایک ہی اصول قائم نہیں ہیں۔اصولی طور پر کتاب کے ساتھ مصنف کا وہ نام لکھنا چاہیے جو کہ کتاب پر لکھا ہو لیکن زیر نظر کلیات کی کتابیات میں مرتب نے یہ اہتمام کیا۔ عربی اور فارسی کتب کے مصنفین کے مختصر اور غیر معروف نام لکھ دیئے ہیں جو کہ درست نہیں ہے۔چند ایک مقامات پر صرف کتاب اور مصنف کا نام ہی تحریر کیا گیا ہے مگر دوسری تفصیلات مثلاً ناشر اور سن اشاعت وغیرہ جیسی تفصیل نہیں دی گئیں۔ کتابیات لکھنے کا مروجہ اصول یہ ہے کہ جس کتاب کی سن اشاعت کے متعلق علم نہ ہو وہاں ''س۔ن'' یا ''سن اشاعت ندارد''، وغیرہ لکھ دیا ہے لیکن زیر نظر کلیات میں مرتب نے اس اصول کو روا نہیں رکھا کئی کتب کے سنین اشاعت نہیں لکھے اور نہ ''س۔ن'' یا ''سن اشاعت ندارد'' جیسا کوئی جملہ لکھا ہے۔ بعض مقامات پر مختلف کتب رسائل میں شائع ہونے والے مضامین و مقالات وغیرہ کو بھی کتب ورسائل کے ذیل میں شامل کر دیا ہے۔

مجموعہ ہائے مکاتیب اقبال کے مرتب و مدون نے درج بالا باتوں کا خیال نہیں رکھا جس کی وجہ سے خطوط کے متون میں کئی طرح کے تصرفات در آئے ہیں حالانکہ موصوف اپنے طور پر تو مکتوب نگار کی مذکورہ خامیوں کو چھپانے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے مگر ان کی یہ کوشش اتنی بھونڈی ثابت ہوتی ہے کہ پڑھنے والے کا ذہن غلط اور صحیح خیالات کی پٹاری

بن کر رہ جاتا ہے اور یوں تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ طرح طرح کے مفروضے قائم کر لیتا ہے جو کہ تحقیق کے میدان میں کسی صورت قابل قبول نہیں۔

تاہم ان سب خوبیوں کے باوجود اس کلیات میں وہ تمام نقائص ملتے ہیں جو دیگر مجموعہ ہائے مکاتیب اقبال میں دیکھنے کو ملتے ہیں۔ مجموعہ ہائے مکاتیب اقبال کے غائر مطالعے کے بعد اس بات کا شدید احساس ہوتا ہے کہ ابھی اس حوالے سے کافی زیادہ اصلاح و تدوین کی گنجائش موجود ہے، سوائے چند ایک مجموعہ کے، مجموعہ ہائے مکاتیب اقبال از سر نو تدوین و تحقیق کے متقاضی ہیں ہے کیونکہ ان میں تحقیقی استناد کی بہت زیادہ کمی ہے چنانچہ مکاتیب اقبال کی تدوینی روایت کے حوالے سے ماہرین اقبالیات کی طرف سے گاہے بگاہے کئی تجاویز پیش کی گئیں۔''ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار''، ''ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی'' اور ''ڈاکٹر صابر کلوروی'' کے نام اس حوالے سے خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ مذکورہ شخصیات اپنی اپنی تصانیف اور مقالات میں کئی اہم تجاویز پیش کر چکے ہیں۔ بقول ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی مجموعہ ہائے مکاتیب اقبال عمیق تر تحقیق و مطالعے کے بعد از سر نو تدوین و ترتیب کے متقاضی ہیں۔ یہ کام جس قدر اہم ہے اسی لحاظ سے محنت و صلاحیت اور وسائل و ذرائع چاہتا ہے۔17ؔ

ماہرین و مرتبین اقبالیات، اقبال کے محقق اور ناقدین کا یہ فرض منصبی ہے کہ وہ اس حوالے سے اپنا اپنا کردار ادا کریں لیکن بد قسمتی سے مجموعہ ہائے مکاتیب اقبال کی تدوین کے کام ابھی رکے پڑے ہیں۔ ان کا زمانہ فی الحال بہت دورے کا زمانہ نہیں ہے ابھی تک انہیں چاہنے والے موجود ہیں ابھی ان کی حیات وقت کی گرد سے محفوظ ہے اگر سائینٹیفک ذرائع سے کام لے کر ابھی سے حیات اقبال کی تدوین نہ کی گئی تو اگلے چند برس میں یہ کام شدید زیادہ دقت طلب ہو جائے گا، اب تک مکاتیب اقبال کی تلاش اور ان میں حیات اقبال کے مخفی گوشوں کی تلاش میں غفلت رہی ہے اور محققین نقل در نقل کے اصولوں پر چل کے ایک دوسرے کے بیانات پر قناعت کرتے رہے ہیں جیسا کہ شیخ عطاء اللہ کا مرتب کردہ مجموعہ اقبالنامہ (اول و دوم)، کلیات مکاتیب مظفر حسین برنی اپنی اپنی حدود میں کار آمد اور مفید ہونے کے باوجود متذکرہ بالا دونوں ایک ہی ماخذ پر منحصر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ علامہ اقبال کی زندگی کے بعض اوقات و کوائف ابھی تک نظروں سے اوجھل ہیں۔

ذیل میں مکاتیب اقبال کی از سر نو تدوین کے لئے چند تجاویز و سفارشات پیش کی جا رہی ہیں چنانچہ مکاتیب اقبال کے سلسلے میں ان امور کو حسب ذیل مراحل میں پورا کیا جانا چاہیے؛

1۔ سب سے پہلے حتی المقدور اقبال کے دست نوشت خطوط یا ان کے نقلی عکوس کے حصول کو یقینی بنایا جائے۔

2۔ وہ خطوط جن کے اصل یا نقلی عکوس دستیاب نہ ہوں تاہم ان کے متون مستند ذرائع سے حاصل ہوں انہیں غائر مطالعے کے بعد قبول کر لیا جائے

3۔ تمام دستیاب شدہ بلا تاریخ اور غلط تاریخ والے خطوط کی تاریخوں کا داخلی و خارجی حقائق کی مدد سے درست تاریخ تحریر کا تعین کیا جائے۔

4۔ جن مکاتب کے مقام تحریر کا پتہ نہیں چلتا ان کے اصل مقام تحریر کا سراغ لگانے کی حتی الامکان سعی کی جائے۔

5۔ اقبال کے کل مکتوب الیہم میں سے بہت سوں کے تاحنوز حالات زندگی معلوم نہیں ہیں استبداد زمانہ کے ساتھ ساتھ ان کے حالات و واقعات کی فراہمی دشوار تر ہوتی چلی جارہی ہے لہذا ان مکتوب الیہم کے زیادہ نہ سہی مختصر مگر جامع تعارف کا اہتمام کیا جائے اور اقبال کے ساتھ ان کے مراسم و تعلقات کی نوعیت اور سطح پر روشنی ڈالی جائے

6۔ جن مکاتیب کے مکتوب الیہم کے تعین میں مغالطہ ہوا ہے ان کے اصل مکتوب الیہم کا تعین کیا جائے۔ تمام مکتوب الیہم کے احوال و آثار مرتب کئے جائیں چونکہ امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ ان کے حالات زندگی کی فراہمی دشوار تر ہوتی چلی جارہی ہے۔ پھر خطوط کی روشنی میں اور دیگر سوانحی و تاریخی حقائق کی روشنی میں اقبال اور ان کے مکتوب الیہم کے مابین تعلقات و روابط کی نوعیت و سطح پر روشنی ڈالی جائے۔

7۔اقبال کے ہر مکتوب الیہ کے نام خطوط علیحدہ علیحدہ کیے جائیں یعنی ایک ہی مکتوب الیہ کے نام تمام خطوط اکٹھے جمع کئے جائیں اور یہ کام تصانیف کی صورت میں بھی ہو سکتا ہے اور مقالات کی صورت میں بھی۔تاہم اس ضمن میں بہت سا کام ہو چکا ہے تاہم اور ابھی اور مزید کام کی گنجائش ہے جیسا کہ ڈاکٹر ممتاز حسن کی تصنیف ''اقبال اور عبدالحق''، اقبال اور جعفر بلوچ کی تصانیف ''مولانا ظفر علی خان'' ڈاکٹر شفیق عجمی کی تصنیف ''اقبال اور ڈاکٹر محمد رفیع الدین'' وغیرہ جیسی تصانیف اس حوالے سے تقلیدی اہمیت رکھتی ہیں۔ایسے موضوعات پر مقالات بھی لکھے جا سکتے ہیں اس نوعیت کی تمام کتب اور مختلف اخبارات، رسائل و جرائد میں شائع ہونے والے مضامین و مقالات کی فہرست بھی بنائی جائے۔

8۔ یہ بھی دیکھا جائے کہ ایک خط کس کس مجموعے میں شائع ہوا ہے؟ مرتب مجموعہ یا مؤلف کتاب نے کون سا متن اختیار کیا ہے اور کیوں؟ اس ضمن میں اصل مکتوب یا نقل کی نشاندہی کی جائے۔

9۔ ایک ہی مکتوب کے دستیاب ہونے والے مختلف متون میں فرق واختلافات کو واضح کیا جائے اور جن مکاتیب کے اصل یا جنکی عکسی نقول موجود ہیں ان سے موازنہ کر کے متن کو درست کیا جائے۔ اس بابت میں املاء، نقل، کتابت اور طباعت کی غلطیاں بھی بتائی جائیں۔

10۔ اقبال نے اپنے مکاتیب میں اکثر وبیشتر اپنے اشعار نقل کئے ہیں چنانچہ مکاتیب کی تاریخ تحریر کی مدد سے ان اشعار کے زمانہ تخلیق کا تعین کیا جائے اور یہ بھی بتایا جائے کہ اقبال نے مشمولہ اشعار اپنے شعری مجموعوں میں شامل کئے یا نہیں۔

11۔ اقبال کے مکاتیب میں افکار و نظریات، خیالات وتصورات، واقعات واصطلاحات، علمی نقطوں اور حکیمانہ نقولوں کا حوالہ دیا ہے ان سب کی مختصر مگر جامع توضیح کی جائے تاکہ مکتوب کا مفہوم ہر قاری کے ذہن میں مکمل ہو سکے۔

12۔ خطوط اقبال میں مذکورہ اشخاص ابلاد واماکن، کتب ورسائل اور اس طرح کی دیگر تفصیلات کی فہرستیں بنائی جائیں اور ان کے بارے میں تمام تر معلومات کو جمع کیا جائے۔

13۔ مکاتیب اقبال میں ان کے شخصی احوال اور عصری واقعات کا تذکرہ بھی آیا ہے سوانحی نقطہ نظر سے اس تذکرے کی بڑی اہمیت ہے لیکن متعدد مقامات پر اختصار کی وجہ سے بات سمجھنا مشکل ہے، ضروری ہے کہ ان احوال وواقعات کی توضیح کی جائے۔

14۔ جہاں کسی مکتوب کے پس منظر کا جاننا ضروری ہو وہاں پس منظر کا اندراج کر کے مکتوب کی تفہیم میں سہولت پیدا کی جائے۔

15۔ نامکمل اور جزوی خطوط جن کا پورا متن موجود نہیں۔

الغرض اقبال کی اردو نثر کا بیش بہا خزانہ ان کے یہی خطوط ہیں جو انہوں نے اپنے بزرگوں، رشتہ داروں، استادوں، دوستوں، نوابوں، رئیسوں، اداروں، عالموں، دانشوروں، ادیبوں، محققوں اور شاعروں کو لکھے۔ یہ مکاتیب زیادہ تر اردو میں ہیں اس لئے ان کی حتمی تعداد کا تعین کرنا ممکن نہیں البتہ اردو کے علاوہ بقیہ دستیاب خطوں میں قریباً 125 خطوط انگریزی زبان میں، 17 خطوط جرمن زبان میں 18، دو خطوط فارسی زبان اور صرف ایک خط عربی زبان میں ہے 19۔ مکاتیب اقبال کا یہ خزینہ، اقبال کی شاعری، شخصیت، افکار و نظریات اور تصورات کو سمجھنے میں ہماری اعانت کرتے ہیں اور ان کی زندگی کے واقعات مذکورہ مکاتیب کی مدد سے زیادہ بہتر طور پر اور صحت کے ساتھ تحریر کئے جا سکتے ہیں ان خطوط میں اقبال

اپنے خیالات کی خود وضاحت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، اقبال نے انوار اقبال میں لکھا ہے ''میرا مقصد شاعرانہ نہیں بلکہ مذہبی اور اخلاقی ہے''۔20؎

دوسرا مرحلہ تدوین مکاتیب کا ہے، یہ دو طرح سے ممکن ہے۔ پہلا زمانی ترتیب سے اور دوسرا اشخاص یعنی مکتوب الیہم کے اعتبار سے۔ دونوں صورتوں میں کئی اہم اقدامات زیر غور رکھتے ہوئے مجموعہ ہائے مکاتیب اقبال کا ایک جامع کلیات مرتب کیا جا سکتا ہے۔

مکاتیب اقبال کی تدوین کا کام ہر دونوں صورتوں میں ہونا چاہیے اشخاص کے اعتبار بھی سے اور زمانی ترتیب سے بھی ۔اشخاص کے اعتبار سے اس لئے تاکہ اقبال کے ان سے باہمی تعلقات پر بہتر طریقے سے روشنی ڈالی جا سکے اور زمانی اعتبار سے اس لئے کہ اقبال کے ذہنی اور فکری ارتقاء کو بہتر طریقے سے سمجھا جا سکے۔ اس طرح بہت سے ادبی، سوانحی اور تاریخی راز ہائے دروں سے پردہ کشی بھی ہو سکتی ہے اور اس حوالے سے کئی اہم معلومات خود اقبال کے متعلق اور دوسرے اشخاص سے متعلق بھی حاصل ہو سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر اقبال کے احسن مارہروی کے نام خط سے ہمیں علم ہوتا ہے کہ اقبال کو عالمی شعراء کی تصاویر جمع کرنے کا کس قدر شوق تھا۔ اسی طرح ایک خط سے علم ہوتا ہے کہ وہ امیر مینائی مرحوم کی زندگی پر انگریزی میں کوئی کتاب لکھنے کی خواہش رکھتے تھے۔

2۔ شخصیات کے اعتبار سے یعنی مکتوب الیہم کے اعتبار سے خطوط کی تدوین کے وقت طریقہ بہتر ہے کہ پہلے مکتوب الیہم کی مختصر سوانح، اس کا علمی و ادبی مرتبہ، خدمات اور اقبال سے اس کے باہمی تعلقات پر مشتمل تفصیلی مقالہ لکھا جائے اور اس کے بعد اس کے نام تمام دستیاب خطوط تاریخی ترتیب سے دے دیئے جائیں۔

3۔ زمانی ترتیب سے خطوط کی ترتیب و تدوین کے عمل میں مناسب یہ ہوگا کہ مکتوب الیہم کے بارے میں معلومات، ان کی خدمات اور اقبال سے ان کے باہمی تعلقات کے بارے میں تفصیلات مقدمے میں بیان کر دی جائیں۔ مکاتیب میں مذکور اشخاص، واقعات، کتب و رسائل، مقامات اور دیگر اس نوعیت کی تفصیلات پاورقی حواشی کی صورت میں دے دی جائیں
۔

4۔ ہر خط کے مشمولات اور اندراجات تاریخی ترتیب سے دے دیئے جائیں۔ مکاتیب میں مذکور اشخاص، مقامات، کتب و رسائل، انجمنوں، تنظیموں، تحریکوں اور دیگر تفصیل طلب امور پر پاورقی حواشی میں بحث کی جائے تاکہ ہر قاری کے ذہن میں کوئی الجھن، سوال اور تشنگی باقی نہ رہے۔

5۔ اقبال کی اردو اور انگریزی مکاتیب کے الگ الگ کلیات مرتب کر کے شائع کئے جائیں۔

6۔ انگریزی مکاتیب کے معتبر اور مستند تراجم شائع کئے جائیں چنانچہ یہ تراجم ماہر اقبال شناس سے کرائے جائیں جو اردو خواں طبقے کے لئے بے حد ضروری ہیں۔

7۔ دستیاب عکس کو اس طرح ترتیب دینا چاہیے کہ عکس اور اس سے متعلقہ خط آمنے سامنے یا ساتھ ساتھ آئیں اس حوالے سے ''اقبال اور عبدالحق''از ڈاکٹر ممتاز حسن کی مثال کو پیش نظر رکھا جا سکتا ہے۔

8۔ متن کی کتابت یا کمپوزنگ اس طرح ہو کہ خط کے متن کا قلم یا فونٹ، حواشی کے فونٹ کی نسبت قدرے بڑا ہو۔

9۔ عکس یا ماخذات میں جن مقامات پر متن کی قرات ممکن نہ ہو وہاں قیاسی تصحیح سے کام لیا جائے اس صورت کا حواشی میں بھی ذکر کر دیا جائے۔ متن کی عبارت میں تسلسل قائم رکھنے کے لئے یا متن میں موجود کسی غلطی کی تصحیح کے لئے اگر مرتب کو اپنی طرف سے کوئی اضافہ کرنا مقصود ہو تو یہ اضافی عبارت قوسین میں لکھی جائے۔

10۔ مختلف ماخذات سے حاصل ہونے والے متن کے موازنے اور تصحیح متن کے بعد واضح متن کا انتخاب کیا جائے اور باقی اختلافات کا ذکر پاورقی حواشی میں کر دیا جائے۔

مرقومہ بالا اقدامات کا تعلق تدوین مکاتیب اقبال سے تھا۔ تدوین کے کام کے مکمل ہو جانے کے بعد تیسرا مرحلہ اقبال کے افکار و نظریات، خیالات، تصورات، شعری مجموعہ کلام کی تکمیل اور منظومات کے سیاق و سباق کا آتا ہے۔ اس مرحلے میں درج ذیل امور کی ضرورت ہے؛

1۔ مجموعہ ہائے مکاتیب اقبال کے موضوعاتی اشاریے مرتب کئے جائیں۔ ڈاکٹر صابر کلوری صاحب کے ''اشاریہ مکاتیب اقبال''کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس طریقے پر جدید اشاریہ مرتب کیا جائے۔

2۔ ہر خط کے بعد خط کا پس منظر بھی بیان کیا جائے چونکہ محبان اقبال اور ان کی شاعری کے دلدادگان بار بار مجموعہ ہائے کلام کے بارے میں بازپرس کرتے ہیں یا کسی نظم اور شعر کی وضاحت طلب کرتے ہیں تو ایسے بازپرس کے جواب میں اقبال نے مختلف مقامات پر انہیں سیاق و سباق کے ساتھ بیان کیا ہے۔ نہ صرف شعری مجموعہ کلام کے ترتیب و تدوین سے لے کر طباعت و اشاعت حتیٰ کہ جلد بندی تک کے تکمیلی مراحل کے بارے میں بھی تفصیلی معلومات اردو فارسی خطوں میں جگہ جگہ بکھری ہوئی ہیں جن کی بنیاد پر تصانیف اقبال کی مفصل تاریخ مع اس کے پس منظر کے مرتب کی جا سکتی ہے

3۔ مجموعہ ہائے مکاتیب اقبال میں موجود آیات، احادیث، اشعار اور اقوال وغیرہ کی تخریج کی جائے۔ ایسی تفصیلات مرتبہ کلیات مکاتیب اقبال کے ضمیمے میں دی جاسکتی ہیں۔

مرقومہ بالا مراحل کے مکمل ہونے کے بعد مجموعہ ہائے مکاتیب اقبال کا ایک جامع کلیات مرتب کیا جائے جس کے مندرجات کی تفصیل کچھ اس طرح ہو؛

(الف)۔ کلیات کے آغاز میں ایک مختصر مگر جامع مقدمہ تحریر کیا جائے۔ مقدمے میں پہلے تو ''خط'' کی ایک اردو، فارسی، انگریزی میں واضح اور جامع تعریف بیان کی جائے تاکہ ہر قاری اس کا تقریظ اور اس نوعیت کی دوسری تحریروں کے فرق سے مکمل طور پر واقف ہو سکے اس کے بعد مکتوب نگاری کی صنف کے آغاز وارتقا کو بیان کیا جائے پھر اس کے ساتھ ساتھ اہمیت وروایت پر بحث کی جائے بعد ازاں تدوین مکاتیب کے تقاضوں پر بات کی جائے اور اس کے بعد مکاتیب اقبال کی تدوینی روایتوں پر بحث کرتے ہوئے مجموعہ ہائے مکاتیب اقبال کے جملہ مجموعوں کی فرداً فرداً تفصیلات پر روشنی ڈالی جائے، ان کی خوبیوں اور خامیوں کا ذکر بھی کیا جائے بعد ازاں اقبال کی مکتوب نگاری اور اسلوب کے بارے میں بحث کی جائے۔ اگر تو مکاتیب اقبال کی تدوین زمانی ترتیب سے کرنا مقصود ہو تو پہلے مکتوب الیہم کی تفصیلات، ان کی خدمات اور اقبال سے ان کے باہمی تعلقات پر بحث بھی مقدمے ہی میں کی جائے ہاں اگر مکتوب الیہم کے اعتبار سے مجموعہ کی ترتیب مقصود ہو تو پھر مقدمے میں ایسی تفصیلات کی ضرورت نہیں۔

(ب) مقدمے کے بعد خطوط کا متن تحریر کیا جائے خطوط کا متن تحریر کرتے ہوئے اگر مکتوب الیہم کے اعتبار سے ترتیب دینا مقصود ہو تو ہر مکتوب الیہم کے لئے ایک فصل بنادی جائے اور اس فصل میں اس مکتوب الیہم کے نام تمام خطوط تاریخی تسلسل سے درج کئے جائیں اختلاف متون کی نشاندہی خطوط میں مذکور اشخاص، مقامات، واقعات، کتب ورسائل اور اس نوعیت کی دوسری تفصیلات حواشی وتعلیقات میں دی جائیں۔ حواشی وتعلیقات پاورقی بھی ہو سکتے ہیں اور ترتیب وار آخر پر بھی دیئے جاسکتے ہیں البتہ پاورقی صورت بہتر ہے اور اس میں ہر قاری کے لئے زیادہ سہولت ہے تاہم حواشی کا قلم یا فونٹ خطوط کے متن کے قلم یا فانٹ سے قدرے خفی رکھا جائے، دستیاب عکس اس طرح دیئے جائیں کہ ہر عکس متعلقہ خط کے ساتھ، سامنے ہی ہو۔

(ج) متن خطوط کے علاوہ دیگر تمام تفصیلات ضمائم میں دی جائیں ایک ضمیمے میں آیات، احادیث، اشعار اور اقوال وغیرہ کی تخریج دی جائے، ایک ضمیمہ کتابیات کے لئے مختص کیا جائے اس کے علاوہ ایک ضمیمہ اشاریے کے لئے مختص ہو جس میں

مکاتیب اقبال میں مذکور اشخاص ابلاو اماکن، کتب و رسائل، انجمنوں، تحریکوں، کانفرنسوں، اصطلاحات و تصورات وغیرہ جیسی تفصیلات کے لئے الگ الگ حصہ بنایا جائے۔ ایک ضمیمے میں موضوعاتی اشاریہ بھی دیا جائے۔ سب سے اہم اور ضرورت اس امر کی ہے کہ خطوط کے متون کی تدوین ایک ہی طریق اور معیار پر کی جائے اور یہ کام کسی فرد واحد کا نہیں بلکہ اقبالیاتی اداروں کے کرنے کا ہے بقول ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار "مکاتیب اقبال کی تدوین نو (کسی) اقبالیاتی ادارے کا کام ہے کیونکہ ان کے پاس ریکارڈ بھی ہے اور طباعت واشاعت کی سہولتیں اور معقول گرانٹیں بھی"۔21

(د) مکتوب نگاری کی صنف آنے والے مستقبل کے زمانے میں ناپید ہوتی دکھائی دیتی ہے چونکہ اس کی جگہ جدید مواصلات جیسا کہ موبائل فون، ایس ایم ایس، ای میل نے لے لی ہے اس لئے اس صنف کو محفوظ کرنے کی اور بھی زیادہ ضرورت ہے جیسا کہ مکاتیب سے اقبال کے مستقبل کے عزائم میں بعض تصنیفی منصوبوں کا پتہ چلتا ہے جن کے مطابق وہ قرآن، فقہ، تصوف اور اجتہاد وغیرہ کے متعلق مضامین وکتب تحریر کرنا چاہتے تھے۔ جیسا کہ مقدمۃ القرآن، اسلامی تصوف کی تاریخ، حیات مستقبلہ اسلامیہ، قلب ودماغ کی سرگزشت، اسلامی فقہ کی تاریخ، تاریخ ادب اردو، مخصوص الحکم پر تنقید، راماین اردو میں "The Book of a forgotten Prophet"۔22

(ر) اس لیئے نہ صرف اقبال کے مکاتیب کا از سر نو تحقیقی و تنقیدی مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ مکاتیب اقبال کے جو مجموعے شائع ہو چکے ہیں ان کو بھی از سر نو تحقیقی نقطہ نظر سے دیکھا جائے ہمارا یہ مقالہ ایسی ہی ایک ادنی سی کاوش ہے

حوالہ جات

1۔ادب کلچر اور رسائل (ڈاکٹر جمیل جالبی کے 56 منتخب تنقیدی و فکری مضامین) مرتبہ خاور جمیل ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی 1998ء، ص 132

2۔ رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر، (مرتب) خطوط اقبال، مکتبہ خیابان ادب، لاہور 1976ء، ص 65

3۔ محی الدین قادری زور، سید، ڈاکٹر (مرتب) شاد اقبال، اعظم سٹیم پریس، حیدر آباد دکن، 1942ء، ص 32

4۔ محمد طفیل، نقوش (خطوط نمبر اول)، ادارہ فروغ اردو، لاہور، اپریل، مئی 1968ء شمارہ 1تا9 ص 459

5۔ عطاءاللہ، شیخ (مرتب) اقبال نامہ (جلد اول)، شیخ محمد اشرف، تاجر کتب، لاہور، 1944ء، ص ض

6۔عطیہ بیگم،اقبال،(مترجم)ضیاءالدین برنی،اقبال اکادمی پاکستان، کراچی،1969ء،ص۵

7۔عطاءاللہ، شیخ(مرتب)اقبال نامہ(جلداول)، شیخ محمد اشرف،تاجر کتب،لاہور،1944ء،ص108

8۔بشیر احمد ڈار،(مرتب)انوار اقبال،اقبال اکادمی پاکستان،لاہور،1968ء،ص١١

9۔عبداللہ قریشی، محمد،(مرتب)روح مکاتیب اقبال،اقبال اکادمی،لاہور1977ء،ص65

10۔رفیع الدین ہاشمی،ڈاکٹر،(مرتب)خطوط اقبال،مکتبہ خیابان ادب،لاہور1976ء،ص57

11۔حسن نظامی دہلوی،خواجہ(مرتب)اتالیق خطوط نویسی۔حلقہ مشائخ بک ڈپو،دہلی اشاعت چہارم1929ء ص1

12۔ Bashir Ahmad, Dar, (Compiled) Letters and Writtings of Iqbal, P#323۔

13۔عبداللہ قریشی، محمد،(مرتب)اقبال بنام شاد، بزم اقبال،لاہور1986ء،ص21

14۔مختار مسعود،اقبال نامہ۔یک جلدی اشاعت، طبع نو تصحیح و ترمیم شدہ ایڈیشن،اقبال اکادمی پاکستان،لاہور2005ء،ص سرورق

15۔محمد یوسف، حکیم، نیرنگ خیال،تاثیر نمبر،لاہور، جنوری1970ء،ص74

16۔نقش اقبال،اقبال اکادمی پاکستان لاہور،1977ء ص184

17۔رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر، (مرتبہ) تصانیف اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور 2010ء، ص279

18۔مظفر حسین برنی،سید، کلیات مکاتیب اقبال(جلداول)،اردو اکادمی،دہلی،اشاعت چہارم1993ص37

19۔ایضا،ص39

20۔بشیر احمد ڈار،(مرتب)انوار اقبال،اقبال اکادمی پاکستان،لاہور،1968ء،ص193

21۔رفیع الدین ہاشمی،ڈاکٹر،(مرتب)خطوط اقبال،مکتبہ خیابان ادب،لاہور1976ء،ص60

22۔مجلہ تحقیق، جلداول،پنجاب یونیورسٹی لاہور،شمارہ2،1،ص50